تعزیرات اسلام

برق التوحیدی

قتل شبہ عمد

(۱۰)

قولہ اگر آلہ کو مسلسل استعمال کیا گیا ہو تو احناف کے نزدیک اس صورت میں بھی قتل شبہ عمد ہو گا...... البتہ امام شافعی کے نزدیک اس صورت میں قتل عمد ہو گا۔ (ترجمان القرآن فروری ۱۹۷۹ء ص۱۲ دفعہ ۱۵)

اقول ہم پہلے کسی موقعہ پر غالباً بالتفصیل عرض کر چکے ہیں۔ کہ ہتھیار میں تلوار کو خاص کرنا یا ایسی شروط عائد کرنا جن سے عموماً مستعملہ چیزیں خارج ہو جائیں محض فنکاری ہے۔ اس فنکاری میں ماہر و مستغرقِ قاضی صاحب موصوف نے اس موقعہ پر بھی حسبِ معمول یہ فرق بیان کرتے ہوئے فقہ حنفی کو سند صحت سے نوازنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ امام شافعی کا مؤقف بالکل واضح ہے کہ ایک ایسا آلہ جس سے عموماً قتل واقع نہ ہوتا ہو لیکن تعدد ضربات جب موجب قتل ہوں تو اس آلہ کو بھی آلۂ قتل شمار کیا جائے گا اور من وجہ یہی فرق ہے قتل عمد اور شبہ عمد میں —— لیکن اس میں نیتِ قاتل کو دخیل سمجھنا یقیناً ابطال حدود کے مترادف ہے کیونکہ اعتبار نیت عند اللہ مسموع ہے جبکہ دنیا میں اجراءِ حدود میں ظاہر اور شہود و قرائن کو معتبر سمجھا جاتا ہے کہ نیت دل کا فعل ہے جس کو قاتل بڑی آسانی سے تبدیل کر سکتا ہے۔ علامہ ابن رشد فرماتے ہیں:

"وعمدة من اثبت الوسط ان النیات لا یطلع علیها الا اللہ تبارک وتعالیٰ وانما الحکم بما ظهر فمن قصد ضرب آخر بآلة تقتل غالبا کان حکمه الحکم الغالب"

ہاں اگر کوئی قاتل بآواز بلند پکارے کہ میں مارتا ہوں فلاں بن فلاں کو زنگ الیا تدولیا منہ طرف قبلہ شریف بمد نیت صالح بحضور چند افراد تو پھر ممکن ہے کہ وہ افراد کہیں اس کی نیت تادیب تھی نہ کہ قتل —— لہٰذا تعدد ضربات کے باوجود یہ قتل شبہ عمد ہو گا۔ ورنہ ہر ذی فہم اس بات کا ادراک کر سکتا کہ ایک شخص معمولی آلۂ تادیب کو متعدد مرتبہ استعمال کر کے قصداً دوسرے شخص کو

قتل کر دیتا ہے تو اس کی سزا کیا ہونی چاہیئے؟ کیا صرف آلہ تادیب ہی رتبع قصاص کے لیے کافی ہے۔؟

حدیث موصوف نے فقہ حنفی کی تائید میں حدیث "العمد قود" پیش فرمائی ہے کہ اس میں عمد کا فرد کامل مراد ہے جو کہ صرف قتل عمد متحقق ہوتا ہے حالانکہ توالی ضربات میں بھی عمد کا فرد کامل من وجہ موجود ہے تو پھر اس تفریق کا کیا معنی؟ امام ابن حزم حضرت حسن بصری سے فرماتے ہیں کہ:۔

"من ضرب آخر بعصا فاعاد علیہ الضرب فمات فعلیہ القود" (محلی ص ۳۸۶ ج ۱۰)

امام شعبی فرماتے ہیں:۔

"اذا اعاد علیہ الضرب بالحجر والعصا فھو قود" (ایضاً)

یعنی جب تعدد ضربات بھی عمد پر دال ہو تو شبہ عمد کی اس صورت میں بھی قصاص ضروری ہوگا۔

امام شافعی فرماتے ہیں:۔

"او والی علیہ السوط حتی یموت ...... فعلیہ القود" (کتاب الام ج ۵ ص ۹۶)

یعنی کوڑے سے توالی ضربات بھی موجب قصاص ہے اور عقل ونقل کے اعتبار سے اسی صورت میں امام شافعی کا موقف صحیح معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر آہنی یا عام آلہ قتل کے علاوہ کسی معلوم آلہ سے مسلسل وار کر کے کسی کو عمد کر دے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اگر وہ تعدد ضربات کے علاوہ مر جائے تو اسے شبہ عمد یا امام مالک کے مطابق قتل خطا کہا جائے گا کیونکہ تعدد ضربات اس احتمال کو خارج کر دیتی ہیں جو تادیب وتہذیب سے پیدا ہوتا ہے ورنہ حدیث تو واضح ہے کہ "قتیل السوط والعصا شبہ العمد" لیکن اس کا صحیح محمل عدم تسلسل کی صورت ہے جس کے دیگر لوازمات موجود ہوں۔

امام مالک کا موقف اس بحث کے علاوہ امام مالک کا موقف بھی خصوصی توجہ کا متقاضی ہے کہ قتل صرف دو قسم کا ہوتا ہے یعنی قتل عمد اور قتل خطا ــــــ کیونکہ جب کوئی شخص کسی کو عمداً ایسے آلہ سے قتل کرتا ہے جو عموماً قتل کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ اس کو تو شبہ عمد کہہ کر معاف کر دیا جائے۔ اور جو اس کے علاوہ آہنی اور جری آلہ سے قتل کرے وہ عمد ہو اس وجہ سے ناقابل فہم ہے کہ ارادہ تو دونوں کا یکساں ہے پھر یہ فرق چہ معنی دارد؟ یعنی فرق صرف ارادہ ونیت کا ہونا چاہیئے اگر وہ عمداً قتل کرتا ہے خواہ اس کی کوئی صورت بھی کیوں نہ ہو اسے

عمد کی سزا یعنی قصاص ہونی چاہیے۔ اگر اس سے یہ قتل خطاء ہوا ہے تو پھر دیت لی جائے اور
اور یہ ارادہ اقرار و قرائن سے معلوم ہو گا۔ لہٰذا اس دور میں علماء کو شبہ عمد کی بحث پر نظر ثانی کرتے
ہوئے امام مالکؒ کے موقف کو سنجیدگی سے دیکھنا چاہیے جس کے اختیار کرنے سے بہت سی الجھنوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ ۲

قولہ لاٹھی، کوڑا خواہ چھوٹا ہو بڑا کے ذریعہ قتل شبہ عمد ہو گا۔ (دفعہ ۱۰ مثال ۲)

اقول یعنی امام شافعی کے نزدیک بڑی لاٹھی یا ثقیل پتھر موجب قصاص ہو گا اور احناف میں سے
ابو یوسف، محمد کا بھی یہی خیال ہے کیونکہ ایسی چیزوں سے بالعموم قتل واقع ہو جاتے ہیں۔ لیکن امام ابوحنیفہ
ثقیل و خفیف کی شرط کو معتبر نہیں سمجھتے بلکہ علی الاطلاق اسے شبہ عمد کہتے ہیں اور اس حدیث کو بطور
دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ " قتیل خطا دالعمد قتیل السوط والعصا" حالانکہ اس سے ایک
تو تعدد کی مذکورہ صورت مستثنیٰ ہے دوم صورت ثقل مستثنیٰ ہے یعنی کیا اس اطلاق کا یہ معنی ہے کہ اگر
کوئی شخص شہتیر کو لاٹھی سمجھ کر پھینک دے تو یہ بھی شبہ عمد ہی ہو گا۔ علامہ فراء حنبلی فرماتے ہیں۔

او یقتل غالباً بثقلہ کالحجارۃ والخشب فھو قتل عمد یوجب القود

(الاحکام السلطانیہ ص ۲۵۶)

علامہ ماوردی فرماتے ہیں۔

وما یقتل غالباً بثقلہ غالباً کالحجارۃ والخشب فھو قتل عمد یوجب الحد (الاحکام السلطانیہ ص ۲۳۱)

اس کے بعد موصوف نے تیسری مثال گلا گھونٹ کر قتل کرنے کی دی ہے جس کو امام ابوحنیفہ
شبہ عمد اور امام شافعی، احناف میں سے امام ابو یوسف و محمد اور امام احمد، نخعی، عمر بن عبد العزیز
وغیرہ نے اس کو عمد قرار دیا ہے امام شافعی فرماتے ہیں

"او تابع علیہ الخنق ..... فمات فعلیہ القود" (کتاب الام ج ۵ ص ۹۷)

اور یہاں بھی عمد اسی وقت متحقق ہو گا جب اس میں تسلسل و توالی ہو جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور یکبارگی

---

۲ امام ابن قدامہ فرماتے ہیں۔ "ومن ھٰذا النوع ان یلقی علیہ حائطا او صخرۃ او خشبۃ
عظیمۃ او ما اشبہ مما یھلکہ غالبا فیھلکہ فعلیہ القود لانہ یقتل غالباً
والنوع الثانی ان یضربہ بمثقل صغیر کالعصی والسوط والحجر
الصغیر او یلکزہ بیدہ فی مقتل ...... او کرر الضرب فی قتلہ
بما یقتل غالبا فیہ القود"

(المغنی ج ۹ ص ۳۲۴)

بھی ہو سکتا ہے علامہ جزیری مالکیہ کے تحت فرماتے ہیں۔

"او خنقہ بیدہ فیجب علیہ القود فی کل ذٰلک ان قصد بذٰلک موتہ او علم انہ یموت من ذٰلک: (فقہ علی المذاہب ص ۲۷۵ ج ۵)

علامہ ابن قدامہ فرماتے ہیں۔

"احدھا ان یجعل فی عنقہ خراطۃ ویعلقہ فی خشبۃ ...... فیختنق ویموت فھذا عمد سواء مات فی الحال او بقی زمنا ...... والثانی ان یخنقہ وھو علی الارض بیدیہ او منديل او حبل او یغمہ بوسادۃ او بشیء یضعہ علی فیہ وانفہ او یضع یدیہ علیھما فیموت فھذا ان فعل بہ ذٰلک مدۃ یموت فی مثلھا غالباً فمات فھو عمد فیہ القصاص"

(المغنی ص ۳۳۵ ج ۹)

یعنی اگر کوئی شخص کسی کا گلا دبا دے خواہ ہاتھ سے ہو یا رسی سے یا اس کے منہ یا ناک پر رو تکیہ یا ہاتھ رکھ کر سانس بند کر دے اور وہ مرجائے تو یہ قتل عمد موجب قصاص ہوگا۔ اسی طر خسیتین کے ملنے اور غرق کرنے کا مسئلہ ہے یعنی اگر اس میں تعدد و تسلسل ہے یا پانی کی کثرت اس قرینہ ہے تو وہ قتل عمد ہوگا۔ جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ تمام صورتیں شبہ عمد کی ہیں اور موصو اس سلسلہ میں تقریباً منفرد ہیں جبکہ صحیح موقف وہی ہے جو امام شافعی وغیرہ نے اختیار کیا ہے واللہ اعلم۔

دھوکہ دہی قاضی صاحب موصوف فرماتے ہیں احناف کے نزدیک اگر کوئی کھانے پینے کی چیزوں میں زہر ملا دے اور کوئی شخص کھا کر ہلاک ہو جائے تو اس کو تعزیری سزا دی جائے یعنی قص نہیں لیا جائے گا۔

محترم قارئین ہم اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ یہ بات بڑے افسوس سے لکھ چکے ہیں کہ فقہ حنف کی ایسی موشگافیوں کو عوام کے سامنے رکھنے سے کیا فائدہ؟ لیکن ایک مقلد سے ایسے ہی حق اخلا توقع رکھی جا سکتی ہے۔ حالانکہ احادیث میں واضح طور پر ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے خیب کے موقعہ پر بشر بن البراء کے بدلہ یہودی کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا کہ اس نے دھوکہ سے زہر دی تھی یعنی دھوکہ سے زہر کھلانے والے پر قصاص ہے۔ علامہ ابن قدامہ فرماتے ہیں۔

"النوع الخامس ان یسقیہ سما او یطعمہ شیئاً قاتلا فیموت

بہ فھو عمد موجب للقود اذا کان مثلہ یقتل غالباً الخ"

(المغنی ص ۳۲۸ ج ۹)

بہر حال اس واضح حدیث کی موجودگی میں عوام کو دہوکہ دہی کی ترغیب دینا کہاں تک اصلاح معاشرہ کی کوشش ہے؟ اور محض سرسری اور سطحی احتمالات و شبہات کی وجہ سے اگر احناف قصاص جیسی انتہائی حد کو جاری کرنے سے شرماتے ہیں۔ تو ایک خون مسلم تو رائیگاں جائے اور جناب خاموش تماشائی بنے رہیں۔

ایک تجویز قاضی موصوف نے احناف کی پوری وکالت کرتے اور ہر جائز و ناجائز طریقہ سے حنفیت کی تائید کرتے ہیں جب ناکامی محسوس کی تو احناف کے فیصلہ کو مقتضائے حال کے مطابق نہ سمجھتے ہوئے ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ امام شافعی و امام احمد کے قول پر عمل کر لیا جائے ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ تقلیدی جمود ٹوٹا اور بڑی شان بے نیازی سے ٹوٹا ــــــ لیکن ہم اس کے ساتھ ایک تجویز اور رکھتے ہیں کہ موصوف حنفیت سے تائب ہو کر "آسمان سے گرا کھجور پہ اٹکا" کا مصداق نہ بنیں۔ بلکہ سیدھے اس بات کا اعتراف کر لیں کہ پوری فقہ حنفی اور دیگر فقہ ائمہ کو کتاب وسنت کی روشنی میں دیکھا جائے جو بات کتاب وسنت کے مطابق ہو اسے اخذ کر لیا جائے ورنہ ترک کر دیا خواہ کسی فقہ سے وہ ملا کیوں نہ ہو۔ "خذ ما صفیٰ ودع ما کدر" کیونکہ حالات کا تقاضا کوئی فقہ بھی پورا نہیں کر سکتی کہ یہ خاصہ ہے صرف قانون خداوندی اور معصوم پیغمبر کی شریعت کا۔ اگر یہ بات فقہ حنفی میں ہو جیسا کہ احباب کوشش کر رہے ہیں تو پھر دونوں میں فرق کیا رہے گا اور یہی ہے مسلک اہلحدیث اور دعوت محدثین اور اس کا یہ دعویٰ ہے کہ حالات کی اگر صحیح ترجمانی کوئی قانون یا فقہ کر سکتی ہے تو وہ قانون الٰہی اور فقہ محمدی ہے نہ کہ فقہ حنفی وغیرہ اور اس واضح اعتراف حقیقت کے باوجود فتاویٰ عالمگیری یا فقہ حنفی وغیرہ کے نفاذ کا مطالبہ حقیقۃً عوام کو گمراہ کرنے کے علاوہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔

مجھے امید ہے کہ موصوف اور ان کا حلقہ احباب میری اس تجویز پہ سنجیدگی سے غور کریں گے اور پھر فقہ حنفی کی اس قدر جوش وخروش اور کذب و دجل سے ترجمانی کی نوبت نہیں آئے گی انشاء اللہ العزیز۔

حکومت وقت اس موقعہ پہ ہم حکومت وقت کو مطلع کرنا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اہلحدیث حضرات وقتاً فوقتاً یہ مطالبہ کرتے رہتے ہیں اور دلائل سے اسے زینت بخشتے ہیں کہ اگر آپ اس

ملک کی فلاح و بہبود میں مخلص ہیں تو پھر یہاں فی الفور قرآن و سنت کا وہ نظام فی الفور نافذ کر دیا جائے جسے نبی علیہ السلام لے کر آئے اور خلافت راشدہ کے دور میں اس کی تعمیر سامنے آئی کیونکہ یہی قیامت تک کے ہمہ قسم کے مسائل کا واحد حل ہے اور اگر اس کے علاوہ کسی انسانی قانون کی طرف توجہ دیتے ہوئے کسی فقہ کو نافذ کیا گیا تو پھر یہی نہیں کہ اہلحدیث حضرات اس کے پابند و مکلف نہ ہوں گے بلکہ اس کی بھرپور مزاحمت کرتے ہوئے کتاب و سنت کے کامل و غیر متغیر قانون کے نفاذ کی جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ اور حکومت کو یقین کر لینا چاہیئے کہ یہ فرمانِ نبوی برحق ہے کہ "یرفع اللہ بہ اقواماً و یضع بہ اخرین" یعنی کتاب اللہ پر عمل کرنے سے اللہ بہت سی اقوام کو نہایت بلند مقام سے نوازتا ہے اور دوسروں کو نہایت ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ شاید ہماری موجودہ ذلت کا سبب بھی یہی بات ہو۔ لہٰذا حکومت کو اس فرض منصبی کی فوری ادائیگی پر سنجیدگی سے غور کرنا ہو گا کہ عنداللہ خلاصی بھی اسی میں ہے اور عوام سے کیئے ہوئے وعدوں کا بھی یہی تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور حکومت کو اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی توفیق بخشے۔ آمین

تصنیفات للامام ابن قیمؒ

اعلام الموقعین۔ مدارج السالکین، حادی الارواح الیٰ بلاد الافراح، اغاثۃ اللہفان، طریق الہجرتین و باب السعادتین، تحفۃ الورود فی احکام المولود، الجواب الکافی لمن سال عن الدواء الشافی ـــ مجمع الزوائد، سبل السلام، الترغیب والترہیب، نیل الاوطار، تفسیر درمنثور، تفسیر جامع البیان تفسیر فتح القدیر، ابن کثیر، الخازن مع المدارک، الطبقات الکبریٰ لابن سعد۔ الملل والنحل، الدرالمختار، المحلی لابن حزم بتحقیق احمد شاکر۔ الدین الخالص۔ کشف المغطیٰ عن کتاب الموطا للنواب صدیق الحسن خاں، نور الہدایہ شرح الوقایہ لوحید الزمان، شرح المنار المسمیٰ بنور الانوار، سیرۃ النبوی لابن ہشام، مظاہر حق شرح مشکوٰۃ اردو۔

آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیے

عبدالرحمٰن عاجز۔ رحمانیہ دارالکتب امین پور بازار فیصل آباد۔ فون 32916